حجاز مقدس

دنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر اللہ کا   ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

امت محمدیہ ﷺ کا کوئی فرد، گورا ہو یا کالا، عربی ہو یا عجمی، شاہ ہو یا گدا، مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کو اپنی دینی و دنیوی آرزوؤں کا مرکز مانتا اور اس کے تحفظ کیلئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو تیار رہتا ہے۔ یہ ملت ابراہیمی کا مرکزی سیکرٹریٹ ہے اور یہیں سے اسلام کا وہ نورِ ہدایت چمکا جس کی پہلی کرن کا نظارہ اہل مکہ نے نبی آخرالزمان سیدنا و مولانا محمد ﷺ کی صورت مبارک میں کوہ فاران کی چوٹیوں پر دیکھا۔ تاریخ اسے پہاڑی کا وعظ کہتی ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی وعظ میں اپنی دعوت کا منشور پیش کیا۔ یہ ایک انقلاب کی تمہید تھی جو شرک کو شکست دے کر توحید کو غالب کرنے والا تھا۔

یہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی   عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

حضور اکرم ﷺ نے شرک کے خلاف جنگ کی ابتدا، زبانی دعوت سے کی، وعظ و تبلیغ سے اٹھنے والی یہ تحریک، آخرکار مسلح جدوجہد میں تبدیل ہوئی۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ، شرک کی قوتیں، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مہاجر اسلام کو مدینہ طیبہ میں پنپتا نہیں برداشت کر سکتی تھیں۔ ابوجہل اسی جذبے کے ساتھ اپنا لشکر جرار لے کر مدینہ طیبہ پر حملہ آور ہوا تھا کہ توحید اور پرستاران توحید کا وجود مٹا دیا جائے۔ مقام بدر پر اہل شرک اور اہل توحید کے درمیان ہونے والا معرکہ نتائج کے اعتبار سے شرک پر ضرب کاری ثابت ہوا اور حق و باطل واضح ہو گیا۔ حق و باطل کی یہ کشمکش آج تک جاری ہے۔ سرزمین حجاز کا شرک سے پاک ہونا، اللہ تعالیٰ کو منظور ہے۔ اسی لئے یہ شرک اور اس کی غلاظت سے آج بھی اسی طرح پاک ہے جس طرح حضور اکرم ﷺ نے اسے چھوڑا تھا۔

ذیقعد کا چاند نمودار ہو گیا اور حاجیوں کے جہاز سوئے مکہ پرواز کر رہے ہیں اور ملت ابراہیمؑ کے پیروکار لاکھوں کی تعداد میں میدان عرفات میں جمع ہو کر نو ذوالحجہ کو فریضہ حج سے سبکدوش ہوں گے اور ثابت کریں گے کہ ان کی وفاؤں اور عقیدتوں کا کعبہ تمام جغرافیائی اور لسانی اختلافات کے باوجود آج بھی کعبۃ اللہ ہی ہے۔ اس دن یہ ثابت ہو جائے گا کہ ترانہ توحید ''اللّٰھم لبیک'' آج بھی مسلمانان عالم میں مشترک عقیدۂ توحید ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں حاجی اس اقرار و اظہار کے بعد لبیک یا رسول اللہ ﷺ اور لبیک یا حسینؓ کہنا بند کر دیں گے۔

ہم حکومت سے پیشگی التجا کرتے ہیں کہ حجاج کرام کو ہر قسم کی سہولت دینے کا پورا پورا اہتمام کیا جائے۔

حرمین شریفین کے قریب ترین رہائش حاصل کی جائے اور اس کارِ خیر کیلئے ایسے افراد کا انتخاب کیا جائے جو دیانت و صداقت کے زیور سے آراستہ ہوں۔ خدام الحجاج کے نام پر سرکاری چمچوں کو نہ بھیجا جائے۔ ہمارا فتویٰ ہے حج صرف اپنے خرچ پر ہوتا ہے۔ سرکاری خرچے پر حج کرنا اور کرانا عنداللہ ہرگز پسندیدہ نہیں۔ جو لوگ غریب ہیں، ان پر حج فرض نہیں اور جو سرکاری خرچ پر حج کرتے ہیں، وہ سوائے مشقت کے کچھ نہیں اٹھاتے۔

سعودی حکومت اپنی اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں سے ہر سال لاکھوں حاجیوں کو ہر وہ سہولت مہیا کرتی ہے جو ممکن ہوسکتی ہے۔ خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز پاکستان سے خاص قلبی تعلق رکھتے ہیں اور اپنے پیش روؤں کی طرح ہمیشہ اس کی مدد و اعانت میں ساعی رہتے ہیں۔ زلزلہ ہو کہ سیلاب، حکومت سعودی عرب، ہر مشکل میں سب سے پہلے ہماری مدد کو آتی ہے۔ اسی طرح ہمارے دل بھی سعودی حکومت، سعودی عوام اور سعودی عرب کی زمین اور مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ کی محبت سے لبریز رہتے ہیں۔

الحمدللہ آل سعود نے سرزمین حجاز کو شرک و بدعات کی نجاستوں اور غلاظتوں سے پاک صاف رکھا ہے۔ روئے زمین پر یہ مملکت اسلام آج بھی اسلامی قوانین کے تحت چل رہی ہے اور ہر میدان میں ترقی کر رہی ہے جس سے ثابت ہے کہ اسلام پر اگر کما حقہ عمل کیا جائے تو اخروی سعادت کے ساتھ ساتھ دنیوی شوکت کے سارے مقاصد حاصل ہوسکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بعض ایسے عناصر موجود ہیں جو حکومت سعودی عرب سے ناراض مگر دولت کمانے کیلئے وہاں جانے کیلئے بے تاب رہتے ہیں۔ ان کو شکوہ ہے کہ وہاں ان مقابر و مزارات کو گرا دیا گیا ہے۔ جنہیں فتح مکہ کے دن حضور ﷺ نے بدست علیؓ گرایا مگر اہل بدعت نے پھر سے بنایا تھا۔ اس لئے وہ یوم انہدام قبور مناتے اور حکومت سعودی عرب کو کوستے ہیں۔ مگر انہیں یہ بھول جاتا ہے کہ سرزمین حرمین شریفین کا نجاست شرک و غلاظت بدعت سے پاک رہنا، مشیتِ الٰہیہ ہے اور سعودی حکومت اسی مشیت کی خادم ہے۔ حال ہی میں سعودی حکومت نے آل سعود کی حکمرانی کا 81واں سال تاسیس منایا ہے۔ ہم اس خادم توحید و سنت اور قاطع شرک و بدعت حکومت کے استحکام و دوام کیلئے دعا گو ہیں۔ روئے زمین پر اسلام کی تمام تبلیغی و جہادی تحریکیں اس حکومت کی مدد سے حصہ وافر پاتی ہیں۔ اشاعت و طباعت قرآن اور دنیا کی بے شمار زبانوں میں اس کے تراجم و تفاسیر کے دریا اس حکومت کی برکت سے ہر قریہ، ہر ملک اور ہر براعظم میں بہہ رہے ہیں۔

دیارِ نبی کے باسی ہمیں اپنا بھائی، پاکستان کو اپنا دوسرا گھر اور پاکستان کی فوجی طاقت اور اس کی جوہری صلاحیت کو اپنے لئے سرمایہ فخر کہتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین